سوال

(243)کسی مجبور کو سود کی رقم دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دولاکھ بینک میں رکھے اسے ایک سال دس ہزار سود ملا اگر سود نہیں لیتا توبینک کا عملہ اسے بانٹ لے گا۔ لہذا وہ آدمی اپنی سود کی رقم کسی ایسے شخص کو دے دیتا ہے۔ جس کے لئے مردار اور خنزیر کھانا بھی حلال ہے۔ کیا ایسا کیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ وہ آدمی سود کی رقم لینے کو بہت بڑا گناہ سمجھتا ہے۔ (حافظ محمد ارشد کسووال خریداری نمبر5333)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے نزدیک سود ایک ایسی غلاظت ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ممکن طریقے سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے اسلام ہر پہلو سے اس نظام کا استیصال چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی سنگینی کو بایں الفاظ بیان کیا ہے: ''اگر تم اس سے باز نہیں آوَ گے۔ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔''(2/البقرہ:278)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس گندے نظام سے نفرت دلائی ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود لینے والا دینے والا اسے لکھنے والا اس پر گواہی دینے والا سب ملعون ہیں۔ اور یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔''(صحیح مسلم :البیوع 1598)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اگر اس جرم عظیم کے ستر حصے کئے جائیں تو اس کا کم تر حصہ بھی اپنی ماں سے زنا کے برابر ہے۔"(ابن ماجہ:التجارات 2374)

بلکہ آپ نے سود کھانے کو چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا ہے۔ (مسند امام احمد) لیکن ہم لوگ اس کے متعلق نرم گوشہ رکھے ہوئے ہیں کیا اسے بینک سے وصول کرلینا چاہیے پھر

1۔ ثواب کی نیت کے بغیر کسی محتاج یا رفاہ عامہ میں خرچ کردیا جائے۔

2۔ بینک سے قرضہ لینے کی ضرورت پڑے تو سود کی جگہ اس رقم کو صرف کردیا جائے۔

3۔ناجائز ٹیکسوں پر اس صرف کردیا جائے۔

مگر جب اس سلسلہ میں شریعت کے احکام دیکھتے ہیں تو مصلحتوں کا یہ تعمیر کردہ بلند وبالا محل دھڑام سے نیچے آگرتا ہے کیوں کہ انسان فطرتاً حریص واقع ہوا ہے ۔ لہذا اس مال کسی بھی راہ سے آتا نظر آئے تو اسے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا جب اسے سود وصول کرلینے کی اجازت مل جائے گی ۔ تو وہ خود اس گندگی سے پاک وصاف نہیں رہ سکے گا ۔ بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس ک نظریے میں لچک آنا شروع ہوجائے گی ۔ پھر خود اسے تلاش کرنے کی راہیں تلاش کرے گا ۔ شریعت اسے مال تسلیم نہیں کرتی ۔ کہ اسے وصول کرکے دوسری جگہ پر صرف کیا جائے قرآن کریم کی واضح ہدایت ہے ۔ ۔''اور اگر تم سود سے توبہ کرلو تم صرف اپنے اصل سرمایہ کے حقدار ہو۔''(البقرہ /2: 279)

جب سود کی رقم ہماری نہیں ہے ۔ تو ہمیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے کہ اس کا مصرف کیا ہونا چاہیے بینک کا عملہ ملی بھگت کرکے اسے ہڑپ نہیں کرسکے گا ۔ یہ ایک مفروضہ ہے یہ رقم کسی عرصہ تک اس کے اکاؤنٹ میں پڑی رہے گی ۔ پھر رفتہ رفتہ سروس چارج جیسے چور دروازے سے نکلنا شروع ہوجائے گی ۔ صورت مسؤلہ میں ہم اس قسم کی غلاظت وصول کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ :

1 ۔ کوئی آدمی ان دنوں ایسے حالات سے دوچار نہیں ہوسکتا کہ اسے مردار اور خنزیر کھانے تک نوبت آجائے ۔

2 ۔ جو آدمی دولاکھ کا مالک ہے ۔ اسے چاہیے کہ اپنے دوسرے بھائی کو گندگی کھلانے کی بجائے وہ اپنی حلال پاکیزہ کمائی سے اس سے تعاون کرے یا کم ازکم دولاکھ سے پانچ ہزار زکواۃ ہی اسے دے دے ۔

3 ۔ ہماری جماعت ابھی تک ایسی خود غرضی کی شکار نہیں ہوئی کہ اس میں ایسے اہل خیر کا فقدان ہو جو آڑے وقت کسی کے کام نہ آسکتے ہوں ۔ اس طرح کا مجبور انسان راقم الحروف سے رابطہ کرے اللہ کی توفیق سے ہم اسے اس قسم کی گندگی کے پاس نہیں جانے دیں گے ۔ ان شاء اللہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:276